سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(سوموار 14، جمعرات 17، جمعتہ المبارک 18، ہفتہ 19، سوموار 21-جون 2021)

(یوم الاثنین 3، یوم الخمیس 6، یوم الجمع 7 یوم السبت 8، یوم الاثنین 10-ذیقعد 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : تینتیسواں اجلاس

جلد 33 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تینتیسواں اجلاس

سوموار، 14-جون 2021

جلد 33 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
(ii)	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	1
(iii)	ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	1
2-	ایجنڈا	3

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
3-	ایوان کے عہدے دار	5
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	13
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	14
6-	چیئرمینوں کا پینل	15
	مبارکباد	
7-	جناب سپیکر کی جانب سے نئے ایوان میں معزز ممبرز کی آمد پر مبارکباد	15
	سرکاری کارروائی	
8-	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر وزیر خزانہ کی تقریر	20
9-	سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 22-2021 کا پیش کیا جانا	42
10-	ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 21-2020 کا پیش کیا جانا	43
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
11-	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021	43
	ترامیم (جو پیش ہوئیں)	
12-	قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 76 تحت قواعد میں ترامیم کا پیش کیا جانا	44
	جمعرات، 17-جون 2021	
	جلد 33: شمارہ 2	
13-	ایجنڈا	47
14-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	49
15-	نعت رسول مقبول ﷺ	50

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16۔	جناب سپیکر کا معزز ممبران سے خطاب ------------	51
	تحاریک استحقاق	
17۔	ریسکیو ملازمین کے تحفظ کے لئے رولز پر عمل درآمد کا مطالبہ ------------	52
	بحث	
18۔	سالانہ بجٹ بابت سال 22-2021 پر عام بحث ------------	58
	جمعتہ المبارک، 18۔جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 3	
19۔	ایجنڈا ------------	137
20۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	139
21۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	140
	بحث	
22۔	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	141
	ہفتہ، 19۔جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 4	
23۔	ایجنڈا ------------	251
24۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	253
25۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	254
	بحث	
26۔	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	255

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوموار، 21۔جون 2021

جلد 33 : شمارہ 5

27۔ ایجنڈا ------------ 373

28۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 375

29۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 376

پوائنٹ آف آرڈر

30۔ معمر معزز ممبران کو ایوان کے قریب ڈراپ کرنے کا مطالبہ------------ 377

بحث

31۔ سالانہ بجٹ بابت سال 22-2021 پر بحث (۔۔۔ جاری) ------------ 379

32۔ انڈیکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(76)/2021/2556. Dated: 7th June, 2021. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the 33rd Session of Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 14th June, 2021 at 2:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under Rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Monday, 14th June, 2021** for the presentation of Annual Budget Statement 2021-22 before Provincial Assembly of the Punjab Lahore at the time the Assembly meets on that day.

ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under Rule 134 and 147 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Monday, 14th June, 2021** for the presentation of Supplementary Budget Statement 2020-21 before Provincial Assembly of the Punjab Lahore at the time the Assembly meets on that day.

Dated Lahore, the
5th June, 2021

MOHAMMAD SARWAR
OVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2022-2021

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2022-2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2021-2020

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2021-2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

(سی) ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4۔ قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 76 کے تحت قواعد میں ترامیم

وزیر خزانہ قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 76 کے تحت قواعد میں ترامیم ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
3۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

6۔	جناب فیاض الحسن چوہان	: جیل خانہ جات
7۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
8۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی و معدنیات
9۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
11۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف و مذہبی امور
12۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت و انسانی وسائل
13۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات
14۔	جناب محمد اجمل	: وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
15۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
16۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
17۔	جناب خیال احمد	: وزیر کالونیز، کلچر*
18۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
19۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
20۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
21۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
22۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
23۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

24-	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25-	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26-	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات و ماہی پروری
27-	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28-	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29-	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30-	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31-	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
32-	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33-	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34-	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
35-	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36-	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
10-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
11-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
12-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
13-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
14-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
15-	جناب شکیل شاہد	:	محنت
16-	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
17-	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

10

18۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
19۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
20۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
21۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
22۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
23۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
24۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
25۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
26۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
27۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
29۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
30۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
31۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
32۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
33۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
34۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
35۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
36۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
37۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

سوموار، 14-جون 2021

(یوم الاثنین، 3-ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 31 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ٚ وَاغْفِرْ لَنَا ٚ وَارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سورہ البقرہ۔ آیت 285 تا 286

رسول اللہ ﷺ اُس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اِس رسول کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ: "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے o اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو اُن کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجئو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما o

وَمَا علینا الا البلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میری خواہش ہے کہ آج سب سے پہلے اس نئے ایوان میں مظفر وارثی کی لکھی ہوئی نعت شریف لانبی بعدی سماعت کرنے کا شرف ہم سب حاصل کریں۔ انہوں نے وہی نعت شریف لکھی تھی جو حدیث شریف قائداعظمؒ کی تصویر کے اوپر کی طرف لکھی ہوئی ہے۔

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خود میرے نبی نے بات یہ بتا دی ، لانبی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لانبی بعدی
لمحہ لمحہ اُن کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہء خدا میں آپ نے صدا دی، لانبی بعدی
تھے اصول جتنے اُن کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں
دیں کے سارے رستے آپ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
ذات حرفِ آخر ، بات انفرادی، لانبی بعدی
ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام اُن کے
اُن کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا، جو غلام ان کے
گونجے وادی وادی آپ کی منادی، لانبی بعدی
اُن کے بعد اُن کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی ، لانبی بعدی

جناب سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمOبسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2. نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی-213
3. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

مبارکباد

جناب سپیکر کی جانب سے نئے ایوان میں معزز ممبرز کی آمد پر مبارکباد

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمOوزیر خزانہ صاحب کو invite کرنے سے پہلے میں چند ایک گزارشات کرنی چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں تمام معزز ممبران اسمبلی، معزز خواتین و حضرات کو دل کی گہرائیوں سے اس نئے ہاؤس میں اور آپ کے اپنے گھر میں آنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران! یہ آپ کا گھر ہے۔ جب نئے گھر میں shift ہوتے ہیں تو کئی چیزیں کم ہوتی ہیں اور کئی کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں تو اس کے لئے "AYES" and "NOES" لابی میں اسمبلی سیکرٹریٹ اور محکمہ C&W کے لوگ آپ سے suggestions لیتے رہیں گے اور آپ کی نشاندہی پر ہم ساتھ ہی ساتھ اِنشاء اللہ ان چیزوں کو ٹھیک بھی کرتے رہیں گے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس

اسمبلی کا میں نے سنگ بنیاد تو نہیں رکھا تھا لیکن 16-جولائی 2005 کو اس کی تعمیر شروع کروادی تھی۔ میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ ذرا یہ عمارت تھوڑی اُوپر آجائے تو پھر میں اس کا سنگ بنیاد رکھوں گا چنانچہ 17-جولائی 2006 کو میں نے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ آج الحمد للہ 16 سال بعد 14-جون 2021 کو اسمبلی کی اس نئی عمارت میں آپ سب تشریف فرما ہیں۔ میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ شاید ہم اس ہاؤس کو مکمل نہ کر سکتے اگر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا ہمیں تعاون حاصل نہ ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے walkout کر گئے)

اس ہاؤس کو مکمل کرنے کے لئے اور معزز ممبران کے ہاسٹلز کو مکمل کرنے کے لئے محکمہ C&W اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے جتنے funds فراہم کرنے کی گزارش کی گئی وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ بغیر کسی delay کے فوری طور پر فراہم کئے ہیں۔ جس طرح یہ اسمبلی کی عمارت مکمل ہوئی ہے اسی طرح اِنشاءاللہ تعالیٰ آپ کے ہاسٹلز بھی اسی speed کے ساتھ جلد مکمل ہو جائیں گے۔

میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ تمام معزز ممبران خصوصی طور پر حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران، وزیر قانون، قائد حزب اختلاف اور سید حسن مرتضیٰ صاحب سمیت ہم سب نے مل کر کچھ تاریخی کام کئے ہیں جن کا یہاں ذکر کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ اسمبلی کے قواعد وضوابط میں جتنی ضروری ترامیم تھیں وہ آپ سب نے مل کر منظور کی ہیں۔ آج الحمدللہ پنجاب اسمبلی دیگر اسمبلیوں کے برابر بن گئی ہے یعنی جو جو status اور اختیارات سینیٹ، قومی اسمبلی اور باقی تینوں صوبوں کی صوبائی اسمبلیوں کے ہیں آج الحمدللہ پنجاب اسمبلی کا بھی وہی status اور اختیارات ہیں۔ آج آپ کی یہ پنجاب اسمبلی بھی ان تمام اسمبلیوں کے برابر آگئی ہے۔ میں اس پر بھی آپ سب کو مبارک باد دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح پنجاب اسمبلی کی کمیٹیوں کو قومی اسمبلی کی طرز پر empower کرنے کے لئے اور انہیں اپنے متعلقہ محکمہ کی مالی، انتظامی امور اور پالیسیوں کا جائزہ لینے کا اختیار بھی آپ کی ہی مدد سے اور خصوصی طور پر جناب وزیر قانون کی مدد سے حاصل ہوا ہے۔ پنجاب اسمبلی کی محکمانہ کمیٹیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے اور ان کی تعداد اب 36 سے 40 ہو گئی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب laws بن جاتے ہیں تو bylaws نہ بننے کی وجہ سے ان کی implementation صحیح طرح

سے نہیں ہو سکتی۔ قوانین بنانے میں بڑی محنت درکار ہوتی ہے اور اگر اس کے bylaws نہ بنائے جائیں تو ان میں بہت بڑی کمی رہ جاتی ہے۔ جب یہ مسئلے عدالتوں میں جاتے ہیں تو bylaws نہ ہونے کی وجہ سے اچھے قوانین بھی stay order کی نذر ہو جاتے ہیں یا پھر جن مقاصد کے لئے قوانین بنائے جاتے ہیں وہ پورے نہیں ہوتے اور ان میں کمی رہ جاتی ہے۔ اس کے لئے بھی ہم نے الحمدللہ ریسرچ آفیسرز کا اضافہ کیا ہے۔ اب اِنشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ bylaws کے اُوپر بھی ساتھ ساتھ کام شروع ہو جائے گا۔

اسی طرح ایک سب سے اہم کام بھی ہوا ہے۔ یہ اختیار باقی اسمبلیوں کے پاس تھا لیکن unfortunately پنجاب اسمبلی کے پاس یہ اختیار نہیں تھا۔ یہ credit بھی آپ سب معزز ممبران کو جاتا ہے اور خاص طور پر حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے ممبران کو جاتا ہے کہ زیر حراست اراکین اسمبلی کو کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کرنے کے لئے قواعد و ضوابط میں Production Order جاری کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

پنجاب اسمبلی پہلی صوبائی اسمبلی ہے کہ جس نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کی سروس کا قانون منظور کیا ہے اور اس کے تحت قواعد بھی وضع کر لئے ہیں۔ یہ credit بھی آپ سب معزز ممبران کو جاتا ہے۔ پارلیمان کی supremacy اور آئین پاکستان پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے گئے ہیں اور اِنشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ خاص طور پر کورونا کی وباء کے دوران سال 2019 میں تمام پارلیمانی پارٹیوں کے معزز ممبران پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی بنائی گئی تھی جس کی ویڈیو لنک کے ذریعے meetings اور ویڈیو conferences ہوتی رہی ہیں۔ اس خصوصی کمیٹی میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں طرف کے معزز ممبران کی شمولیت تھی۔ یہ credit بھی آپ کو جاتا ہے کہ کورونا وباء کے دوران جبکہ بہت زیادہ restrictions تھیں، ان مشکل حالات میں بھی آپ نے قوانین بنائے اور اجلاس بھی جاری رکھے حالانکہ یہ ناممکن چیزیں تھیں جو کہ آپ نے ممکن بنائی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ استحقاق کمیٹی ایوان کی سب سے اہم کمیٹی ہوتی ہے، ویسے تو ہر کمیٹی بڑی اہم ہے لیکن استحقاق کمیٹی بہت اہم ہوتی ہے اور اس کمیٹی کے حوالے سے ہمیں بہت زیادہ problems درپیش تھیں۔ اس کمیٹی کی functioning کے حوالے سے بڑے مسائل درپیش

تھے۔ اس کمیٹی میں جب کسی سرکاری ملازم کو بلایا جاتا، خاص طور پر جب پولیس کے افسران یا ملازمین کو بُلایا جاتا تو وہ کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ استحقاق کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت تسلیم نہیں کی جا رہی تھی۔ اس کمیٹی کی جو requirement تھی اس حوالے سے یہ non-functional ہو گئی تھی لیکن اس دوران ایک ایسا واقعہ رونما ہوا کہ جس کی وجہ سے سارا ہاؤس متحد ہو گیا۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے تمام معزز ممبران باہم متحد ہو گئے۔ واقعہ یہ ہوا کہ ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب کے ساتھ پولیس کی طرف سے زیادتی کی گئی اور اس حوالے سے آئی جی پنجاب پولیس کو طلب کیا گیا۔ آئی جی پنجاب پولیس کو بُلایا گیا اور انہیں آپ کے ہاؤس میں آنا پڑا۔ اس حوالے سے حکومت نے بھی ہمارا پورا ساتھ دیا اور میں اس پر ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم نے اُس وقت تک اجلاس نہیں کیا جب تک کہ آئی جی پنجاب پولیس ایوان میں نہیں آیا، پھر آئی جی پولیس آیا اور اسے آپ کی اصل طاقت کا پتا چل گیا۔ اسے آپ کے احترام، اس ہاؤس کے احترام اور استحقاق کمیٹی کے احترام کا پتا چل گیا۔ اس طرح استحقاق کمیٹی کے چیئرمین جناب علی اختر کی قدر و منزلت میں اضافہ ہوا اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے جناب علی اختر کچھ سکون میں آ گئے اور انہیں معلوم ہوا کہ ان کے بھی کچھ اختیارات ہیں۔ یہ credit بھی تمام معزز ممبران کو جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری میں واپس آ گئے)

اسی طرح میں یہ بھی کہوں گا کہ بلڈنگ بنانا ظاہر ہے کہ ایک مشکل کام ہوتا ہے لیکن اس بلڈنگ کو چار چاند ہمارے عمل اور کارکردگی نے لگانے ہیں۔ ہم نے یہاں اللہ کی مخلوق کے لئے آسانیاں پیدا کرنی ہیں اور دین کے حوالے سے عملی طور پر اقدامات اُٹھانے ہیں۔ دنیا کے نقشے پر ہمارا ملک پاکستان واحد ایسا ملک نمودار ہوا ہے کہ جس کو لوگوں نے اسلام کے نام پر ووٹ دے کر بنایا۔ اسلام کے نام پر بننے والا یہ واحد ملک ہے۔ اسرائیل تو زور بازو پر بن گیا تھا جبکہ ہمارا ملک پاکستان by vote and by choice بنا ہے اسی لئے شروع شروع میں ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کو کہتے تھے کہ تم قائداعظم کے پاکستان میں جاؤ۔ اُس وقت قائداعظم ٹھیک کہتا تھا لہٰذا تم اُدھر ہی جاؤ۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: میں خاص طور پر یہاں یہ بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم 2005 میں اس نئے ہاؤس کے idea کو لے کر چلے تو میرے جو پرنسپل سیکرٹری تھے وہ throughout میرے ساتھ رہے ہیں اور آج میں نے ان کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کرنے کے لئے بُلایا ہے۔ میں نے جی۔ایم سکندر صاحب کو ادھر بُلوایا ہے اور وہ گیلری میں تشریف رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہر موقع پر میرا ساتھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص ہنر دیا ہوا ہے کیونکہ وہ بڑے بڑے پَھس پھسا میں سے مجھے آرام سے نکال کر لے جاتے تھے۔

(اس مرحلہ پر آفیشل گیلری میں جی۔ ایم سکندر صاحب کھڑے ہوئے اور معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر ان کو خراج تحسین پیش کیا)

میری دُعا ہے کہ موجودہ پرنسپل سیکرٹری صاحب بھی جی۔ایم سکندر صاحب کا پورا اثر لے لیں اور وہ بھی ان کی طرح محنت سے کام کریں۔ ویسے وہ کافی محنت سے کام کر رہے ہیں اور کامیابی کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ پَھس پھسا سے کافی حد تک نکالتے ہیں لیکن وہ زیادہ نہ سوچا کریں۔ بعض اوقات مجھے غصہ آجاتا تھا لیکن جی۔ ایم سکندر صاحب اس آدمی کا کام کر دیتے تھے اور اسے کہتے تھے کہ کوئی بات نہیں میں چودھری صاحب کو بعد میں خود ہی منالوں گا۔ موجودہ پرنسپل سیکرٹری صاحب بھی تھوڑا سا یہ ہنر آزمالیں کیونکہ اس میں سب کا فائدہ ہے۔ (قہقہے)

یہ تجربہ کی باتیں ہیں۔ ویسے موجودہ پرنسپل سیکرٹری میں بھی qualities ہیں۔ میری دُعا ہے کہ ہم اسی طرح آپس میں مل جُل کر چلیں اور جو ہمارا اصل کام ہے وہ کریں یعنی لوگوں کی بھلائی، بہتری اور ان کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کا کام جاری رکھیں۔ ویسے بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ "ہن گھروی نواں اے تے دھیان نال رہیا جے، ذرا بھانڈے شانڈے گھٹ ای بھنیا جے۔ میں ایس پاسے والیاں نوں آکھناں واں (حزب اختلاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)

معزز ممبران! جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rules 134 اور Rule 147 کے تحت سالانہ اور ضمنی بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے لہٰذا میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو تمام خزانوں کا مالک ہے۔ بے شمار درود و سلام حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس پر جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ بے شک یہ انہی کا کرم ہے کہ آج میں اس مقدس ایوان میں پاکستان تحریک انصاف کا چوتھا بجٹ اور پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کے پہلے سیشن میں پہلی تقریر کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں۔ پنجاب اسمبلی کی اس پُر وقار عمارت کے 16 سال سے زیر التواء منصوبے کی تکمیل کا سہرا بلاشبہ جناب سپیکر کے سَر ہے جس کے لئے میں آپ کو قائد ایوان اور تمام اراکین اسمبلی کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرنے، سیٹیاں بجانے اور بینرز لہرانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر!

2۔ پنجاب حکومت وزیر اعظم پاکستان عمران خان اور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی راہنمائی میں ملکی تاریخ کے سب سے بڑے مالی بحران اور بدترین وباء کا مقابلہ کرتے ہوئے معاشی ترقی کی نئی راہوں پر گامزن ہے۔ پنجاب حکومت کا نئے مالی سال کا بجٹ حقیقی معنوں میں تحریک انصاف کے منشور کے عین مطابق اور عوامی امنگوں کا ترجمان ہے لیکن اس سے قبل کہ میں معزز ایوان کو بجٹ کی تفصیلات سے آگاہ کروں میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین سال قبل جب ہم نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تب ملک تاریخ کے بدترین مالی بحران سے دوچار تھا۔ مالی خسارہ، گردشی قرضے اور Economic Indicators سابق حکومت کی ناقص پالیسیوں کی تصدیق کر رہے تھے۔ پنجاب سپیڈ کے تحت بہترین کارکردگی کا دعویدار صوبہ 56۔ ارب روپے کے واجب الادا Cheques، 41۔ ارب روپے کے overdrafts اور 8000 سے زائد نامکمل سکیموں کے ساتھ نئی حکومت کا منتظر تھا۔ وسائل کا بیشتر حصہ نمائشی منصوبوں کی

نذر ہو چکا تھا۔ صحت، تعلیم اور زراعت جیسے اہم شعبوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ نئی حکومت کوSocial Sector کی بحالی، معاشی ترقی اور وسائل کی منصفانہ تقسیم جیسے بڑےChallengesکا سامنا تھا۔

جناب سپیکر!

3۔ ان تمام مسائل سے نمٹنے کے دو ہی راستے تھے پہلا راستہ سیاسی سرمائے کی قربانی کا تھا اور دوسرا عوامی سرمائے کی۔ مجھے فخر ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی قیادت نے پہلے راستے کا انتخاب کیا اور معاشی پالیسیوں کی اصلاح کی راہ اختیار کی۔ ناقص منصوبوں کو ختم کر کے وسائل کے مؤثر استعمال پر توجہ مرکوز کی۔ نئی سکیموں کی گنجائش پیدا کرنے کے لئے جاری اخراجات پر کنٹرول اور وسائل میں اضافے کی تدابیر کی گئیں۔ اس سے قبل کہ یہ اصلاحات معاشی ترقی کی راہ ہموار کرتیں COVID کے اچانک حملے نے معاشی منظر نامے کو یکسر تبدیل کر دیا۔ بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک بھی اس وباء کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔

جناب سپیکر!

4۔ تحریک انصاف کی حکومت نے اس وباء کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا۔COVID کے دوران پاکستان کی حکمت عملی پوری دنیا کی توجہ کا مرکز بنی۔ ہم نا صرف اپنی شرح اموات پر کنٹرول کرنے میں کامیاب رہے بلکہ اپنے معاشی استحکام کو بھی یقینی بنایا۔ اُس وقت جب دنیا بھر کے ممالک سماجی و معاشی سرگرمیاں معطل کئے ہوئے تھے، وزیر اعظم پاکستان عمران خان اپنے ملک کے غریب عوام کے روزگار کی بحالی کے لئے کوشاں تھے۔ وفاقی حکومت کی جانب سے مستحق خاندانوں میں راشن اور امدادی رقوم تقسیم کی جا رہی تھیں۔ پنجاب وہ واحد صوبہ تھا جس نے ان مشکل حالات میں عوام کا ساتھ دیا اور COVID سے بحالی کے لئے 106۔ارب روپے کا پیکیج متعارف کروایا جس کے تحت کاروباری طبقے کو روزگار کی بحالی کے لئے 56۔ارب روپے کا تاریخی ٹیکس ریلیف پیکیج دیا گیا۔ حکومت کی جانب سے عوام پر کی گئی یہ سرمایہ کاری رائیگاں نہیں گئی۔

جناب سپیکر!

5۔ میرا ایمان ہے کہ حکومتی اقدامات کے مثبت نتائج اور اس امدادی پیکیج سے مستفید ہونے والے لاکھوں خاندانوں کی دعائیں ہیں کہ آج معاشی ترقی کے تمام اشاریئے بہتری کی طرف گامزن ہیں۔ پاکستان اکنامک سروے کی حالیہ رپورٹ کے مطابق GDP کی شرح میں اضافے کا تخمینہ 3.94 فیصد ہے جو IMF اور World Bank کے لگائے گئے تخمینے سے کہیں زیادہ ہے۔ زرعی، صنعتی اور Services Sectors کی ترقی میں پنجاب کا کردار مرکزی رہا۔ رواں مالی سال کے اختتام پر Foreign Remittances 29۔ارب ڈالرز اور برآمدات 25۔ارب ڈالرز کو پہنچ چکی ہوں گی۔ پاکستان کی سٹاک مارکیٹ اس وقت کاروبار کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ یہ تمام اعداد و شمار اس بات کا ثبوت ہیں کہ ملک میں پائیدار معاشی ترقی کے نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر!

6۔ بحیثیت صوبائی وزیر خزانہ میں یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں کہ پنجاب میں COVID کی موجودگی، 56 ۔ارب روپے کے ٹیکس ریلیف پیکیج اور مشکل معاشی صورتحال کے باوجود صوبائی محصولات کی مد میں مثالی بہتری آئی ہے۔ رواں مالی سال میں صوبائی محصولات کا ہدف 317 ۔ارب تھا جس کے مقابلے میں 359۔ ارب روپے اکٹھے کر لئے جائیں گے۔ یہ اضافہ 13.1 فیصد بنتا ہے جو پچھلے سال کے مقابلے میں 47 فیصد زیادہ ہے۔ اس طرح کے غیر معمولی معاشی حالات میں صوبائی محصولات میں اس قدر اضافہ کوئی معمولی بات نہیں۔ 25 سے زائد Services Sectors میں شرح ٹیکس کم کرنے کے باوجود پنجاب ریونیو اتھارٹی نے رواں مالی سال اپنی تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکس اکٹھا کیا جو پچھلے سال کی نسبت 42 فیصد زیادہ ہو گا۔ ان غیر یقینی حالات میں پاکستان کی کسی بھی ریونیو اتھارٹی کی یہ سب سے بہترین کارکردگی ہے۔

جناب سپیکر!

7- اب میں معزز ایوان کے سامنے آئندہ بجٹ کے نمایاں خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ کا مجموعی حجم 2653-ارب روپے تجویز کیا جارہا ہے جو رواں مالی سال سے 18 فیصد زیادہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
آئندہ مالی سال میں وفاقی محصولات کی وصولی کا ہدف 5829-ارب روپے ہے جس سے NFC ایوارڈ کے تحت پنجاب کو 1684-ارب روپے منتقل کئے جائیں گے جو رواں مالی سال کے مقابلہ میں 18 فیصد زیادہ ہوں گے جبکہ صوبائی محصولات کے لئے 405-ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 28 فیصد زیادہ ہے۔ بجٹ میں جاری اخراجات کا تخمینہ 1428-ارب روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

8- مجھے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میں آج اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے لئے ایک تاریخ ساز ترقیاتی پروگرام کا اعلان کر رہا ہوں۔ صوبہ پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 560-ارب روپے کے ریکارڈ فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ ترقیاتی بجٹ میں ایک سال میں 66 فیصد کا یہ غیر معمولی اضافہ بلاشبہ ہماری ترقیاتی ترجیحات کا آئینہ دار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارا یہ ترقیاتی پروگرام صوبے کی ترقی، معیشت کے استحکام اور عوام کی خوش حالی کا ضامن ہو گا اور اس کے ثمرات پنجاب کے کونے کونے تک پہنچیں گے۔

جناب سپیکر!

9- آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں Social Sectors یعنی تعلیم اور صحت کے لئے 205-ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 110 فیصد زیادہ ہیں۔ Infrastructure Development کے لئے 145-ارب 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 87 فیصد زیادہ ہیں۔ Special Programmes کے لئے 91-ارب 41 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 92 فیصد زیادہ ہیں۔ ترقیاتی بجٹ میں

کے لئے پیداواری شعبوں جن میں صنعت، زراعت، لائیو سٹاک، Tourism، جنگلات وغیرہ شامل ہیں، 57۔ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 234 فیصد زیادہ ہیں۔ Economic Growth

جناب سپیکر!

10۔ بجٹ 22-2021 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تیاری Social Development,Economic Growth اور Regional Equalization کے تناظر میں کی گئی ہے جو پاکستان تحریک انصاف کے منشور کی بنیاد ہے۔ ترقیاتی پروگرام کے نمایاں منصوبہ جات میں District Development Programme, Universal Health Insurance Programme, Roads کی بحالی، Mother & Child Health Care ہسپتالوں کا قیام، سکولوں کی upgradation، معاشی ترقی کے لئے خصوصی مراعات، Workforce کی تیاری، Environment and Green Pakistan اور Public Housing Scheme شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

11۔ صحت کا شعبہ ہماری اہم ترین ترجیح ہے۔ حکومت پنجاب ایک طرف تو کورونا سے پیدا کردہ Health Emergency کا بخوبی مقابلہ کر رہی ہے تو دوسری طرف شعبہ صحت میں جامع اصلاحات اور بہتری کے لئے اہم اقدامات کئے جارہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبہ کے لئے مجموعی طور پر 370۔ارب روپے کے فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ شعبہ صحت کے ترقیاتی پروگرام کا مجموعی بجٹ 96۔ارب روپے ہے جو کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 182 فیصد زائد ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

12۔ ہماری حکومت نے شعبہ صحت کے انتظامی امور میں روایتی روش سے ہٹ کر عالمی معیار سے مطابقت رکھنے والی حکمت عملی اپنائی ہے۔ وزیراعظم پاکستان عمران خان اور وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی دور اندیش قیادت میں ہمارا سب سے بڑا اور اہم ترین منصوبہ 80۔ارب روپے کی لاگت سے شروع ہونے والا Universal Health Insurance Programme ہے جس کے تحت پنجاب کی 100 فیصد آبادی کو مفت اور معیاری علاج

کی سہولت دستیاب ہو گی۔Health Insurance Card کے ذریعے اس صوبے کا ہر شخص کسی بھی سرکاری یا منظور شدہ پرائیویٹ ہسپتال سے جا کر علاج کروا سکے گا۔ اس پروگرام کے ذریعے 31-دسمبر 2021 تک پنجاب کی 11 کروڑ آبادی کی Health Insurance کی جائے گی جس کا آغاز ساہیوال اور ڈی جی خان ڈویژنوں سے کیا جا چکا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ Health Insurance کا یہ انقلاب آفریں پروگرام صوبے میں جدید Health Care System کے نظام میں اہم سنگ میل ثابت ہو گا۔ یہ صرف Health Card کی فراہمی ہی نہیں درحقیقت یہ ایک نیا Health System رائج ہونے جا رہا ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر جبکہ کچھ معزز ممبران وزیر اعلیٰ پنجاب کی نشست کے عقب میں جا کر "حکومت کے خلاف" نعرہ بازی اور "سیٹیاں" بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

13- سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے شعبے کے لئے اگلے مالی سال میں 78-ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ تجویز کیا جا رہا ہے۔ اہم جاری منصوبوں میں گوجرانوالہ، ساہیوال اور ڈی جی خان کے DHQ ہسپتالوں کی Upgradation، انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن راولپنڈی، نشتر-II ہسپتال ملتان، رحیم یار خان ہسپتال، مدر اینڈ چائلڈ بلاک سر گنگارام ہسپتال لاہور، اپ گریڈیشن آف ریڈیالوجی / سپیشلٹیز ڈیپارٹمنٹس، سروسز ہسپتال لاہور، ڈی جی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، Upgradation of Thalassemia Unit & Bone Marrow Transplant Center بہاول وکٹوریہ ہسپتال شامل ہیں جن کی جلد تکمیل کے لئے خاطر خواہ فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ ترقیاتی پروگرام میں چلڈرن ہسپتال لاہور میں Paeds Burn Center کا قیام، ایک ہزار بستروں پر مشتمل جنرل ہسپتال لاہور کا قیام، 200 بستروں پر مشتمل مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال ملتان اور PET Scan and Cyclotron Machine کی نشتر ہسپتال ملتان میں فراہمی شامل ہیں جن کے لئے ہم مطلوبہ فنڈز فراہم کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آئندہ مالی سال میں شامل ایک انتہائی اہم اقدام پنجاب کے 5 اضلاع راجن پور، لیہ، اٹک، بہاولنگر اور سیالکوٹ میں 24۔ ارب روپے کی لاگت سے جدید ترین Mother & Child ہسپتالوں کا قیام ہے۔ یہ منصوبے وفاقی اور صوبائی حکومت کے مالی اشتراک سے شروع کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

14۔ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 19۔ ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ آئندہ سال پنجاب کے 119 ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی Upgradation اور revamping کے لئے 6۔ ارب روپے کا ایک جامع پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مزید بر آں چنیوٹ، حافظ آباد اور چکوال میں 16۔ ارب 60 کروڑ روپے کی لاگت سے جدید ترین ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ Preventive Healthcare Programme کے تحت ٹی بی، ایڈز اور ہیپاٹائٹس جیسے موذی امراض پر قابو پانے کے لئے 11۔ ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ مجموعی طور پر صوبے میں 36،BHUs کو اپ گریڈ کرکے RHCs بنا دیا جائے گا۔ پنجاب میں کورونا کی ویکسینیشن کے لئے 10۔ ارب روپے کا خصوصی بلاک رکھے جانے کی بھی تجویز ہے۔ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے 35۔ ارب 25 کروڑ روپے کی خطیر رقم مہیا کی جا رہی ہے۔ پنجاب کے 14 شہروں میں 3.5۔ ارب روپے کی لاگت سے جدید ٹراما سنٹرز قائم کئے جا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف مسلسل نعرے بازی
کرتے رہے اور سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

15۔ تعلیم ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک ہے لہذا اس سال بھی پچھلے سالوں کی طرح ہم نے تعلیم کے شعبے میں فنڈز میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ آئندہ سال تعلیم کا مجموعی بجٹ 442۔ ارب روپے رکھا گیا ہے جو موجودہ سال سے 51۔ ارب روپے زیادہ

ہے۔ ترقیاتی اخراجات کے لئے 54۔ ارب 22۔ کروڑ روپے جبکہ جاری اخراجات کے لئے 388۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سکول سے باہر بچوں کا واپس سکولوں میں داخلہ، بچوں اور خصوصاً بچیوں کی سکولوں تک رسائی ایک اہم مسئلہ ہے۔ Access یا رسائی کے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے انصاف سکول upgradation پروگرام جیسے انقلابی منصوبے کا آغاز کیا جارہا ہے جس کے تحت میں ایک اہم اعلان کرتا چلوں کہ اس منصوبے کے تحت آئندہ مالی سال پنجاب کے 25 فیصد پرائمری سکول یعنی 8 ہزار 360 پرائمری سکولوں کو upgrade کرکے ایلیمنٹری سکول کا درجہ دینے جارہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان upgradation سکولوں میں تقریباً 40 فیصد سکول جنوبی پنجاب میں ہیں۔ سکول upgradation کی مد میں آئندہ سال کے بجٹ میں 6۔ ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس پروگرام کے تحت 20 لاکھ سے زائد بچے سکولوں میں واپس آکر اپنا تعلیمی سفر جاری رکھ سکیں گے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور PEIMA کے تحت سکولوں میں 33 لاکھ بچے حکومت کی امداد سے تعلیم حاصل کریں گے جس کے لئے 23۔ ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر!

16۔ ہائر ایجوکیشن کی اہمیت کے مدنظر آئندہ بجٹ میں 15۔ ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز مختص کئے جارہے ہیں جو کہ پچھلے سال کی نسبت 285 فیصد زیادہ ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

حکومت پنجاب ہر ضلع میں طالب علموں کی اعلیٰ تعلیم تک رسائی کو بڑھانے کے لئے یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لارہی ہے۔ اب تک چکوال، راولپنڈی، مری، میانوالی، ننکانہ صاحب اور ملتان میں 6 نئی یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ مزید برآں پنجاب کے 8 اضلاع بشمول اٹک، گوجرانوالہ، راجن پور، پاکپتن، حافظ آباد، بھکر، لیہ اور سیالکوٹ میں یونیورسٹیوں کے قیام کی منظوری دے دی گئی ہے جبکہ آئندہ مالی سال میں 7 نئی یونیورسٹیاں قائم کرنے کی تجویز ہے جو کہ بہاولنگر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، قصور اور شیخوپورہ میں قائم کی جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ ہم تونسہ شریف میں بھی یونیورسٹی

بنانے جارہے ہیں ان یونیورسٹیوں کے قیام سے پنجاب کے طلباء طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے بہترین مواقع میسر آئیں گے۔ پنجاب میں بین الاقوامی معیار کی انجینئرنگ یونیورسٹی کا خواب طویل عرصہ سے شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اس سال سیالکوٹ میں عالمی معیار کی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی 17۔ ارب روپے کی مجموعی لاگت سے تعمیر کی جائے گی جو کہ انجینئرنگ اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے میدان میں انتہائی اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

علاوہ ازیں اس سال کے بجٹ میں پنجاب بھر میں 86 نئے کالجز قائم کرنے کی تجویز ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی خصوصی توجہ سے رواں سال سے ذہین اور مستحق طالبعلموں کے لئے رحمت اللعالمین ﷺ سکالرشپس کا آغاز کر دیا گیا تھا اور اس مد میں 83 کروڑ 40 لاکھ روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں جس سے سالانہ 15 ہزار طلباء و طالبات مستفید ہو سکیں گے۔ یہ تمام اقدامات پنجاب میں Knowledge Economy کے فروغ میں اہم کردار ادا کریں گے۔

جناب سپیکر!

17۔ پنجاب ایک مدت سے وسائل کی غیر متوازن تقسیم کے پیدا کردہ مسائل سے دوچار رہا ہے۔ نظر انداز کئے جانے والے اضلاع شکوک اور تعصبات کا شکار تھے۔ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے جنوبی اور باقی پنجاب کے مابین واضح لکیر کھینچ دی تھی۔ تحریک انصاف کی حکومت جنوبی پنجاب کے ساتھ ماضی میں ہونے والی ناانصافی اور حق تلفی کے ازالے کے لئے اپنے وعدے کے عین مطابق عملی اقدامات کر رہی ہے اور خطے کی تین بنیادی محرومیوں کو دور کیا جارہا ہے۔ اولاً صوبے کے ترقیاتی وسائل میں جنوبی پنجاب کو اس کے جائز حصے کا نہ ملنا ہے۔

جناب سپیکر!

18۔ پنجاب کے مالی سال 22-2021 کا یہ بجٹ آج ایک نئی تاریخ رقم کرے گا کیونکہ آج اس مقدس ایوان میں جنوبی پنجاب کے ساتھ برسوں سے کی جانے والی نمبروں کی ہیرا پھیری کو ہمیشہ کے لئے دفن کیا جارہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جنوبی پنجاب کا الگ ترقیاتی پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ آنے والے وقتوں میں South Punjab ADP کی یہ کتاب جس کو اب بجٹ کی دستاویزات میں شامل کیا گیا حقیقی معنوں میں جنوبی پنجاب کے حقوق کے تحفظ کی ضامن ہوگی۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ نے بجٹ کتاب لہرا کر دکھائی)

آئندہ مالی سال میں جنوبی پنجاب کے لئے 189۔ ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 34 فیصد ہے۔ ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ جنوبی پنجاب کے حصے کا پیسا جنوبی پنجاب میں ہی خرچ ہو گا۔

جناب سپیکر!

19۔ جنوبی پنجاب کے عوام کی دوسری محرومی انتظامی اداروں تک آسان رسائی کا نہ ہونا تھا جس کے لئے ملتان اور بہاولپور میں سیکرٹریٹ قائم کر دیا گیا ہے اور اس کی عمارتوں کی تعمیر کی ذمہ داری IDAP کو سونپ دی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس عمل سے جنوبی وسیب کا رہائشی چاہے وہ سائل ہو یا کوئی سرکاری ملازم دونوں کو ان کے مسائل کا حل ان کی دہلیز پر ملے گا۔ ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ جنوبی پنجاب میں پسماندگی کی ایک بڑی وجہ انتظامی شعبوں میں خطے کے عوام کی قلیل نمائندگی ہے جنوبی پنجاب کی اس تیسری بڑی محرومی کے ازالے کے لئے مثبت پیشرفت کی جا رہی ہے اور جلد ہی انشاء اللہ ہم عوام کو خوشخبری سنا دیں گے۔

جناب سپیکر!

20۔ ہماری حکومت "سارا پنجاب، ہمارا پنجاب" کے نظریئے کے تحت صوبے کے تمام اضلاع کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ذاتی دلچسپی کی بدولت آئندہ مالی سال میں 360۔ ارب روپے کی لاگت سے ایک عہد ساز ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کا آغاز کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس پروگرام کے تحت پنجاب کے 36۔ اضلاع میں ترقیاتی سکیموں کا جال بچھا دیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر و مرمت، فراہمی و نکاسی آب، بنیادی تعلیم و

صحت سے متعلقہ ترقیاتی کام کئے جائیں گے جس سے لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو گا اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 99-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

21- اگلے مالی سال کے بجٹ میں لاہور کی مرکزی اور تجارتی اہمیت کے پیش نظر ترقیاتی منصوبوں کے لئے 28-ارب 30 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ جس کے تحت شہر اور انفراسٹرکچر کے بڑے پراجیکٹس شروع کئے جائیں گے۔ لاہور میں اس وقت زیر تعمیر اہم منصوبوں میں شاہ کام چوک، گلاب دیوی ہسپتال انڈر پاس اور شیر اں والا گیٹ اوور ہیڈ شامل ہیں۔ لاہور شہر میں پانی کی شدید قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے Surface Water Treatment Plant لگایا جارہا ہے جس کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب 50 کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ لاہور شہر میں آخری بڑا جنرل ہسپتال 1984 میں تعمیر ہوا۔ ہماری حکومت اس سال ایک ہزار بستروں پر مشتمل جدید ترین ہسپتال کی تعمیر کا آغاز کرنے جارہی ہے جس سے لاہور کے شہریوں کو علاج معالجے کی بہترین سہولتیں دستیاب ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ لاہور میں سموگ اور آلودگی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کے لئے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت 200 الیکٹرک بسیں جن کی مالیت تقریباً 3.5-ارب روپے ہے اس سال اس کے لئے بھی 60 کروڑ روپے سے زائد رکھے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

22- ہم لاہور کو عالمی سطح کا جدید ترین شہر بنانے کا عزم رکھتے ہیں۔ لاہور کے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے راوی اربن پراجیکٹ اور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ جیسے فقید المثال منصوبے شروع کئے جارہے ہیں جن کی بدولت یہ تاریخی شہر آنے والے وقتوں میں اس خطے کا ترقی یافتہ ترین شہر بن جائے گا۔ یہ منصوبے نا صرف لاہور بلکہ پنجاب میں ترقی اور خوشحالی کے سنہری دور کا سنگ میل ہوں گے۔ ایک اندازے کے

مطابق صرف سنٹرل ڈسٹرکٹ کے قیام سے 6 ہزار ارب روپے کی معاشی سرگرمیاں اور ایک لاکھ سے زائد روزگار کے موقع پیدا ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

23۔ پنجاب حکومت نے رواں مالی سال میں کاروبار کی بحالی اور ترقی کے لئے فراہم کردہ ٹیکس ریلیف کو آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھنے کا عزم کیا ہے۔اس مقصد کے لئے آئندہ بجٹ میں 50۔ارب روپے سے زائد کی Tax Concessions دی جارہی ہیں جس کے تحت:۔

(ا) بورڈ آف ریونیو کی جانب سے ٹیکسوں کی مد میں اسٹامپ ڈیوٹی کی شرح کو 1 فیصد پر برقرار رکھا جائے گا۔ 40۔ارب روپے کی اس رعایت کا مقصد کنسٹرکشن کے شعبے میں نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہو گا۔

(ب) رواں مالی سال میں جن 25 سے زائد سروسز پر پنجاب سیلز ٹیکس کی شرح کو 16 فیصد سے 5 فیصد کیا گیا تھا اس مالی سال میں بھی ان کو برقرار رکھا جائے گا۔ان سروسز میں چھوٹے ہوٹلز اور گیسٹ ہاؤسز،شادی ہال،لانز،پنڈال اور شامیانہ سروسز و کیٹرز، آئی ٹی سروسز، ٹور آپریٹرز، جمز، پراپرٹی ڈیلرز،رینٹ اے کار سروس، کیبل ٹی وی آپریٹرز، Treatment of Textile and Leather،زرعی اجناس سے متعلقہ کمیشن ایجنٹس، Auditing, accounting & Tax Consultancy Services،فوٹو گرافی اور پارکنگ سروسز وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) اسی طرح آئندہ مالی سال میں دس مزید سروسز پر سیلز ٹیکس کو 16 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کرنے کی تجاویز بھی پیش کی جارہی ہے۔ان نئی سروسز میں بیوٹی پارلرز، فیشن ڈیزائنرز،ہوم شیفس، آرکیٹیکٹ،لانڈریز اور ڈرائی کلینرز،سپلائی آف مشینری،ویئرہاؤس،ڈریس ڈیزائنرز اور رینٹل بلڈوزر وغیرہ شامل ہیں۔

(د) کال سینٹرز پر ٹیکس کی شرح کو ساڑھے 19 فیصد سے کم کر کے 16 فیصد کرنے کی تجاویز دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(ڈ) رواں مالی سال میں ریسٹورنٹس کے لئے کیش ادائیگی پر ٹیکس کی شرح16 فیصد جبکہ بذریعہ کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ ادائیگی پر 5 فیصد کیا گیا تھا۔ اس سے نہ صرف معیشت کوڈاکومینٹیشن میں مدد ملی بلکہ عوام میں اس اقدام کو بہت سراہا گیا۔ اگلے مالی سال کے لئےMobile Walletاور QRکوڈ کے ذریعے ادائیگی پر بھی ٹیکس کی شرح5 فیصد کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(ذ) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تحت رواں مالی سال کی طرح آئندہ مالی سال میں بھی پراپرٹی ٹیکس دو اقساط میں ادا کیا جاسکے گا۔ پراپرٹی ٹیکس اور موٹر وہیکل ٹیکس پر نافذ شدہ سرچارج پینلٹی کو آئندہ مالی سال کے صرف آخری دو سہ ماہیوں تک محدود کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(ر) ماحولیاتی آلودگی پر کنٹرول کے لئےElectric Vehicles کی خرید وفروخت کی حوصلہ افزائی کے لئے رجسٹریشن فیس اور ٹوکن فیس کی مد میں 50 فیصد اور 75 فیصد تک چھوٹ دی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

24۔ معاشی ترقی کے لئے صنعت وتجارت کے شعبہ کو مطلوبہ مالی وسائل کی فراہمی انتہائی ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ ملک میں صنعت کے شعبہ کی ترقی کے لئے آئندہ سال بہت اہم ہے اور اسی وجہ سے اس کا چار گنا بجٹ بڑھایا جارہا ہے اس شعبے کا بجٹ 3۔ارب روپے سے بڑھا کر 12۔ارب روپے کیا جارہا ہے۔ علاوہ ازیں آئندہ ترقیاتی پروگرام میں اضافی 10۔ارب روپے کاProgramme for Economic Stimulus & Growth بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ علامہ اقبال انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد، بہاولپور، سیالکوٹ میں انڈسٹریل اسٹیٹس اور قائداعظم بزنس پارک شیخوپورہ جیسے اہم منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں اور ان مقاصد کے لئے ساڑھے 3۔ارب روپے کے فنڈز مہیا کئے جارہے ہیں۔SME سیکٹر کے فروغ کے لئے گجرات میں ایک۔ارب30 کروڑ روپے کی لاگت سے سمال انڈسٹریل سٹیٹ کا قیام بھی ہمارے ترقیاتی اقدامات میں شامل ہے اسی طرح سیالکوٹ میں ایک۔ارب 70 کروڑ روپے کی لاگت سے سرجیکل سٹی سیالکوٹ کے

منصوبے کا آغاز کیا جارہا ہے۔ سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اور انڈسٹری کے تعاون سے 50 کروڑ روپے کی لاگت سے Sialkot Tannery Zone کا قیام بھی عمل میں لایا جارہا ہے جس کے لئے آئندہ مالی سال میں 35 کروڑ روپے رکھے جارہے ہیں۔ 10۔ارب روپے کی مجموعی لاگت سے پنجاب روزگار پروگرام کے تحت آسان شرائط پر قرضے بھی فراہم کئے جارہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

25۔ مہنگائی اس وقت ایک سنگین مسئلہ ہے۔ ہم اشیاء خورد ونوش کی قیمتوں کو عام آدمی کی پہنچ میں رکھنے کے لئے مسلسل کوشاں ہیں۔ اس ضمن میں سہولت بازاروں کا قیام حکومت پنجاب کی ایک خصوصی کاوش ہے۔ اس وقت پنجاب کے مختلف اضلاع میں 362 سہولت بازار کام کر رہے ہیں جو کہ عوام الناس کو معیاری اور سستی اشیاء ضرورت ایک ہی چھت تلے فراہم کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ ہم ان بازاروں کو مستقل بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ماڈل بازار اتھارٹی کا قیام عمل میں لا رہے ہیں جس کے تحت پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں ماڈل بازار تعمیر کئے جائیں گے جس کے لئے اگلے سال میں ایک ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

26۔ اس وقت پاکستان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہمارے نوجوان ہیں جو ملک کی کل آبادی کا 65 فیصد ہیں۔ موجودہ حکومت اس اثاثے کی اہمیت اور صلاحیت سے بخوبی آگاہ ہے۔ نوجوانوں کی ملکی ترقی میں بھرپور کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے ایک اہم منصوبہ Improving Work Force Readiness in Punjab" "کے نام سے شروع کیا جارہا ہے جس کے تحت 40 ہزار طلبہ کو فنی تربیت دی جائے گی۔ اس منصوبے کے لئے 17۔ارب روپے کے فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب 9۔ارب روپے کی لاگت سے Skilling Youth for Income Generation کا منصوبہ بھی

شروع کر رہی ہے۔ ہنر مند نوجوان پروگرام کے تحت نوجوانوں کی تربیت کا سلسلہ بھی آئندہ مالی سال میں جاری رکھا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف مسلسل نعرے بازی کرتے رہے اور سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

27۔ معاشی ترقی میں مواصلات کے جدید نظام کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں اسی لئے حکومت پنجاب جدید اور معیاری Road Network کی تعمیر کو اہمیت دے رہی ہے۔ ہم آئندہ مالی سال سے 380۔ارب روپے کی لاگت سے سڑکوں کی تعمیر، مرمت اور توسیع کا ایک جامع پروگرام شروع کرنے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت صوبے کے طول و عرض میں 13 ہزار کلومیٹر لمبائی کی 1769 ترقیاتی سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے 58۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ یہاں یہ بتانا انتہائی اہم ہے کہ ہماری مسلسل کوششوں سے وفاقی حکومت صوبہ پنجاب میں جدید شاہراہوں کی تعمیر و توسیع کے ایک وسیع پروگرام کے لئے مالی وسائل مہیا کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے۔ اس پروگرام کے تحت صوبے میں 73۔ارب کی مالیت سے 776 کلومیٹر لمبی 13 اہم شاہراہوں کی تعمیر و توسیع کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے آئندہ مالی سال میں 33۔ارب روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 8۔ارب روپے کی مالیت سے CM Road Rehabilitation Programme کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کے تحت صوبہ پنجاب کی خستہ حال سڑکوں کی تعمیر و بحالی کے کام مکمل کئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال صوبے میں سڑکوں کی تعمیر و توسیع اور بحالی کے منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 105۔ارب روپے کی ریکارڈ رقم خرچ کی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

28- اپنا گھر ہر خاندان کا خواب ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں کم آمدن والے گھرانوں کا سب سے بڑا مسئلہ ذاتی گھر کا حصول ہے جس کے لئے وہ ساری زندگی محنت کرتے رہتے ہیں۔ تحریک انصاف کی قیادت پہلے دن سے کم وسیلہ خاندانوں کے اس مسئلے کے حل کے لئے کوشاں ہے۔ آج مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں Peri Urban Housing Scheme کے تحت ترقیاتی کام جاری رکھے گی۔ اس منصوبے کے تحت اوسطاً ایک گھر 14 لاکھ روپے کی قیمت پر میسر ہوگا۔ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لئے مجموعی طور پر حکومت پنجاب 3۔ارب روپے کے فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ اسی طرح نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت HUD&PHE کے محکمے کو 1۔ارب روپے کے فنڈز فراہم کئے جا رہے ہیں جس سے پرائیویٹ ڈویلپرز کے تعاون سے وضع کردہ طریق کار کے تحت لوگوں کے لئے گھروں کی تعمیر ممکن ہو سکے گی۔ نیا پاکستان سکیم کے تحت 35000 اپارٹمنٹس بنائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب کے شہروں میں جدید انفراسٹرکچر اور شہری سہولیات کی فراہمی کے لئے 30۔ارب روپے سے زائد کے فنڈز دیئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

29- پینے کا صاف پانی بنیادی ضرورت ہے۔ ہماری حکومت ورلڈ بنک کی معاونت سے 86۔ارب روپے کی لاگت سے 16 پسماندہ ترین تحصیلوں میں ایک جامع منصوبے کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت 100 فیصد دیہی آبادی کو پینے کے صاف، Solid Waste Management اور نکاسی آب کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ ان 16 تحصیلوں کے اندر ایک بھی گھر ایسا نہیں ہوگا جس کو صاف پانی کی فراہمی نہ ہو۔ آئندہ مالی سال میں اس پروگرام کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے Waste Water Treatment Plant کی تنصیب کا ایک مربوط پروگرام شروع کیا جا رہا ہے جس کے تحت 5 بڑے شہر جس میں لاہور اور فیصل آباد شامل ہیں، یہ Plants لگائے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے بجٹ 22-2021 میں 5۔ارب

روپے سے زائد فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ یہ معزز ایوان آگاہ ہے کہ پنجاب حکومت نے جامع حکمتِ عملی کے تحت پنجاب آب پاک اتھارٹی تشکیل دی ہے جو دیہی اور دور دراز علاقوں کو صاف پانی کی فراہمی یقینی بنائے گی۔ نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

30۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال پنجاب کے کھیتوں نے خوب سونا اگلا ہے۔ گندم کی پیداوار میں 8 فیصد، چاول میں 28 فیصد اور کماد میں 31 فیصد کا ریکارڈ اضافہ ہوا اور پہلی بار کسانوں کو فصل کی بہترین اور بروقت ادائیگی ہوئی۔ معاشی ترقی کے اس تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے زرعی شعبہ میں سرمایہ کاری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگلے مالی سال میں محکمہ زراعت کے ترقیاتی بجٹ کو 306 فیصد کے تاریخی اضافے کے ساتھ 7۔ارب 75 کروڑ روپے سے بڑھا کر 31۔ارب 50 کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے۔ آئندہ مالی سال میں وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ہدایت پر زراعت کے شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے 100۔ارب روپے سے زائد مالیت کے انتہائی جامع Agriculture Transformation Plan شامل کیا گیا ہے۔ اس پلان کے تحت زرعی شعبے میں بنیادی اصلاحات اور انقلابی اقدامات متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اس پروگرام کے تحت کسان کارڈ کا اجرا کر دیا گیا ہے جس کے ذریعے آئندہ مالی سال کے لئے زرعی سبسڈیز کی مد میں 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ مزید بر آں Farm Mechanisation میں جدت کے فروغ کے لئے 28۔ارب روپے لاگت کے منصوبہ کے آغاز کی تجویز دی جا رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں 10۔ارب روپے کی لاگت سے گندم، چاول، مکئی اور کماد پر تحقیق کے لئے 4 سنٹرز آف ایکسیلینس بنانے کی تجویز ہے۔ Agricultural Extension میں نجی شعبے کی خدمات کو بروئے کار لانے کے لئے تین سال پر محیط اہم منصوبے کی مجموعی لاگت 18.5۔ارب روپے ہے جس کے آغاز کے لئے آئندہ مالی سال میں 1۔ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ اسی طرح نیشنل پروگرام برائے Improvement of Water Courses کے لئے 5۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ کسان کی خوشحالی اور اُس کی فصل کی پیداوار پر اُٹھنے والے اخراجات میں کمی لانے

کی خاطر کھاد، بیج اور زرعی ادویات وغیرہ کی خریداری، فصل بیمہ اور آسان شرائط پر قرضوں کی فراہمی پر سبسڈی کو 5-ارب 82 کروڑ روپے سے بڑھا کر 7-ارب 60 کروڑ روپے کیا جارہا ہے۔ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی طرف سے فراہم کردہ کسان دوست زرعی پیکیج کے ہی ثمرات ہیں کہ گندم، چاول اور گنے کی پیداوار میں اپنے اہداف سے کہیں زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

31- پنجاب کی زرعی معیشت کے لئے آبپاشی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہماری حکومت نے نہری نظام کی بہتری اور جدت کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے مجموعی طور پر 55-ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ ترقیاتی بجٹ میں 82 فیصد اضافہ کر کے 31-ارب روپے کئے جانے کی تجویز ہے۔ جبکہ محکمہ آبپاشی کے M&R کے بجٹ کی مد میں 9-ارب روپے کے فنڈز فراہم کئے جانے کی تجویز ہے۔ جو رواں مالی سال سے 37 فیصد زیادہ ہیں اور اس اقدام سے نہروں کی تعمیر و مرمت کے عمل میں تیزی اور بہتری آئے گی جس سے tail کے کاشتکاروں کو بھی پانی کی فراہمی ممکن ہو سکے گی۔ میں یہاں یہ بتاتا چلوں کہ کوہ سلیمان کے علاقے سرا کے قریب بھی ڈیم بنایا جائے گا انشاءاللہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

32- لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے مجموعی طور پر 5-ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز دی ہے۔ جس میں جاری منصوبہ جات کے لئے ایک-ارب 58 کروڑ کی رقم اور نئے منصوبوں کے لئے 3-ارب 42 کروڑ روپے سے زائد کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ جانوروں کی صحت کے حوالے سے ڈویژن کی سطح پر ویٹرنری ہسپتالوں اور لیبارٹریوں کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے جس کے لئے 10 کروڑ سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جانوروں کی نشوونما کے حوالے سے کسانوں کے لئے 50 فیصد سبسڈی پر Silage مشین کی فراہمی کا منصوبہ بھی لایا جارہا ہے جس کے لئے 32 کروڑ سے زائد رقم رکھنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

33- شجر کاری کو فروغ دیئے بغیر بڑھتی ہوئی آلودگی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو پانا ممکن نہیں۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے اس شعبے کے لئے مجموعی طور پر 4- ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز کی ہے جس کے تحت صوبہ بھر میں شجر کاری کے اقدامات کئے جائیں گے۔ وزیر اعظم پاکستان کے Ten Billion Tree Tsunami Programme کے لئے 2- ارب 56 کروڑ سے زائد رقم رکھنے کی تجویز ہے۔ حکومت پنجاب نے زرعی، صنعتی اور جنگلات کے شعبہ جات میں Green Technologies کو فروغ دینے کے لئے 5- ارب روپے کی لاگت سے Environment Endowment Fund کا قیام کر دیا گیا ہے۔ جو سر سبز پاکستان کا خواب پورا کرے گا۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ وزیر اعظم کے وژن کے مطابق ہیڈ بلوکی پر Wildlife Reserve، نمل لیک کی آرائش اور چیچہ وطنی کی جنگلی حیات کا فارم بنانے کا منصوبہ بھی ہماری آئندہ مالی سال کی ترقیاتی سرگرمیوں میں شامل ہے۔ محکمہ ماہی پروری کے لئے بھی تقریباً ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں سے
مسلسل نعرے بازی کرتے رہے اور سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

34- حکومت پنجاب وزیر اعظم جناب عمران خان کے اسلامی فلاحی ریاست کے وژن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوشاں ہے۔ غریبوں اور ناداروں کی مالی امداد کے لئے PSPA کے تحت پنجاب احساس پروگرام پر عمل جاری ہے۔ گزشتہ برس پنجاب ہیومن کیپیٹل پراجیکٹ 53- ارب روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا تھا۔ اس سال اس پراجیکٹ کا دائرہ کار جنوبی پنجاب کے 7 اضلاع تک پھیلایا جا رہا ہے۔ معذور افراد کو 10 کروڑ سے Assistive Devices مہیا کی جائیں گی۔ غریب خواتین کی آمدنی میں اضافے کے لئے 70 کروڑ روپے کی لاگت سے WINGS پروگرام شروع کیا جا رہا

ہے۔ مزید بر آں 50 کروڑ روپے کی لاگت سے سوشل پروٹیکشن فنڈ بھی قائم کیا جارہا ہے۔ پہلے سے جاری پروگراموں کا تسلسل آئندہ مالی سال میں بھی برقرار رہے گا۔ مجموعی طور پر پنجاب احساس پروگرام کے لئے پچھلے سال کے 12۔ارب روپے کی نسبت اگلے مالی سال 18۔ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر!

35۔ ہماری حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی معاشرے کے غریب ترین طبقات کے لئے پناہ گاہوں اور مسافر خانوں کے قیام کے اقدامات شروع کردیئے تھے۔اب تک مستقل اور عارضی پناہ گاہوں کی تعداد 94 ہے جو معاشرے کے پسماندہ افراد کو معیاری اور باعزت خدمات مہیا کررہی ہیں۔ ان اقدامات کی پذیرائی اور نتائج کو دیکھتے ہوئے اس فلاحی پروگرام کے تسلسل کے لئے پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی قائم کردی گئی ہے۔مالی سال 22-2021 میں جھنگ، ملتان اور ساہیوال میں پناہ گاہوں کی تعمیر، نشے کے عادی افراد کی بحالی کے لئے فیصل آباد اور ملتان میں علاج اور بحالی سنٹر کی تعمیر ہماری ترجیحات میں شامل ہیں۔اس کے علاوہ ڈی.جی خان میں معذور افراد کے لئے نشیمن گھر اور ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اٹک میں بچوں کے لئے ماڈل چلڈرن ہوم قائم کئے جارہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

36۔ ہماری حکومت نے سیاحت کے شعبے کے فروغ کے لئے ایک مربوط پالیسی وضع کی ہے اور سیاحت کا ایک الگ محکمہ قائم کردیا گیا ہے۔مالی سال 22-2021 کے ترقیاتی پروگرام میں ایک ارب 25 کروڑ روپے کا بجٹ سیاحت کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔جاری منصوبوں میں شامل دراوڑ فورٹ کی بحالی و مرمت، فورٹ منرو اور چولستان میں سیاحتی سہولیات کی فراہمی، دھراوی جھیل Resort کی تعمیر کے لئے خاطر خواہ فنڈز مہیا کئے جارہے ہیں۔ جبکہ آئندہ مالی سال میں ہمارا عزم ہے کہ لوگوں کو سیاحت کے بہترین مواقع مہیا کرنے کے لئے نئے سیاحتی مقامات کی نشاندہی اور پہلے سے موجود سیاحتی مقامات کی بحالی اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ ان اقدامات میں نندنا فورٹ چکوال کا تحفظ اور بحالی تونسہ بیراج ایکوٹورازم کلچر پارک سون ویلی ایڈونچر پارک ٹی ڈی سی پی

انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ لاہور اور کوٹلی ستیاں میں سیاحتی سرگرمیوں کا فروغ شامل ہیں۔ پنجاب حکومت کی تجویز پر کوٹلی ستیاں اور مری کے علاقے میں ٹورازم ہائی وے کی تعمیر کا منصوبہ وفاقی ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب نے خصوصی طور پر Religious Tourism کے فروغ کے لئے اقدامات کئے ہیں اور اس ضمن میں 2۔ارب روپے سے زائد فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔ حکومتی اقدامات کے مطابق اور حکومت کے اچھے کاموں کو روشن کرنے کے لئے اس سال پنجاب اپنا ٹی وی channel launch کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

37۔ ہماری حکومت اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی علمبردار ہے۔ ہمارے ملک کی ترقی میں اقلیتی آبادی کا کردار تسلیم شدہ ہے۔ حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں محکمہ انسانی حقوق و اقلیتی امور کے ترقیاتی بجٹ میں 400 فیصد اضافہ کر کے 2۔ارب 50 کروڑ روپے کے فنڈز مختص کئے ہیں۔ اقلیتی آبادی والے علاقوں بشمول یوحنا آباد لاہور، وارث پورہ فیصل آباد اور کانجو محلہ رحیم یار خان وغیرہ میں فراہمی و نکاسی آب اور سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے خصوصی طور پر Development of Model Locality کے نام سے سکیم شامل کی گئی ہے جس کے لئے 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اقلیتی ہونہار و مستحق طالب علموں کے لئے 5 کروڑ روپے کے وظائف اور مستحق افراد کی مالی معاونت کے لئے 6 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

38۔ ہمیں سرکاری ملازمین کی مشکلات کا بخوبی احساس ہے۔ رواں مالی سال میں کورونا کے سبب معیشت کی غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں کوئی اضافہ ممکن نہ ہو سکا لیکن مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے دلی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اب چونکہ معاشی حالات میں واضح بہتری نظر آنا شروع ہو گئی ہے لہٰذا ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

تاہم گریڈ 1 سے گریڈ 19 کے وہ 7 لاکھ 21 ہزار سے زائد سرکاری ملازمین جنہیں پہلے کسی قسم کا کوئی اضافی الاؤنس نہیں دیا گیا ان کی تنخواہوں میں Special Allowance کی مد میں مزید 25 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔ اسی طرح ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی 10 فیصد اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ میں اس معزز ایوان کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ حکومت پنشن کے نظام میں اصلاحات اور بنیادی تبدیلیاں متعارف کروانے کے لئے بھی اقدامات کر رہی ہے جس سے آئندہ آنے والے برسوں میں حکومت پنشن کی مد میں ہونے والے اخراجات میں قابل ذکر کمی واقع ہو گی۔

جناب سپیکر!

39۔ ملک کا دہاڑی دار اور مزدور طبقہ ہمیشہ سے ہمارے دل کے قریب رہا ہے اس لئے یہ ممکن نہیں کہ ہم انہیں نظر انداز کریں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہمارے مزدور بھائیوں کی کم سے کم اجرت 17500 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 20000 روپے ماہانہ مقرر کی جارہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

40۔ اپنی تقریر کے اختتام پر میں ان تمام سرکاری و غیر سرکاری اداروں خصوصاً ہسپتال کے اہلکاروں اور سب سے بڑھ کے صوبے کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنھوں نے Covid-19 کے دوران حکومت کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہوئے معیشت کے پہیے کو رواں دواں رکھا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم معاشرے کے کمزور طبقے کی دادرسی کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب معزز اراکین خصوصاً حزب اختلاف سے درخواست کرتا ہوں کہ معاشی ترقی کے جو ثمرات حاصل ہونا شروع ہوئے ہیں ان کو قومی جذبہ اتحاد و یکجہتی کے ساتھ مؤثر طور پر اپنے صوبے کے عوام تک منتقل کرنے میں اپنا کردار ادا کریں اور عوام کی خدمت کو اولین ترجیح دیں۔ اس کے ساتھ ہم کشمیر اور فلسطین میں مشکل حالات سے دوچار مسلمان بھائیوں کے لئے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرمائے۔ میں حکومت پنجاب کے تمام اہلکاروں بالخصوص محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی

بورڈ کے افسران و عملہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس Pro Development Budget کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے صدقے ہمیں ہمارے نیک عزائم میں کامیاب کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان پائندہ باد

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر اور کچھ معزز ممبران حزب اختلاف جناب وزیر اعلیٰ کی نشست کے ساتھ کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی کرتے، بینرز لہرانے کے ساتھ ساتھ سیٹیاں بجاتے رہے اور کاغذوں کی کشتیاں بنا کر حکومتی بنچز پر پھینکتے رہے)

MR SPEAKER: Minister for Finance may present the Annual Budget Statement for the year 2021-2022.

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 22-2021 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I present the Annual Budget Statement for the year 2021-2022.

MR SPEAKER: The Annual Budget Statement for the year 2021-2022 has been presented.

Minister for Finance may present the Supplementary Budget Statement for the year 2021-2022.

ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 21-2020 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I present the Supplementary Budget Statement for the year 2021-2022.

MR SPEAKER: The Supplementary Budget Statement for the year 2021-2022 has been presented.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2021.

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2021 has been introduced.

ترامیم

(جو پیش ہوئیں)

MR SPEAKER: Minister for Finance may lay the amendments in the Rules under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 76 کے تحت قواعد میں ترامیم کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I lay the amendments in the Rules under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

MR SPEAKER: The amendments have been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جمعرات 17-جون 2021 سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہوگا اور عام بحث کے لئے 17، 18، 19 اور 21-جون چار یوم رکھے گئے ہیں۔ آخر میں جناب وزیر خزانہ سالانہ بجٹ 2021 پر عام بحث کو wind up کریں گے۔ جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کے پاس اپنے نام بمعہ تاریخ اندراج کروائیں۔ اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 17-جون 2021 دوپہر 2 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔